بسم اللہ الرحمن الرحیم

معذور جو چل کر پانی تک نہ جاسکتا ہو اس کے لیے غسل کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے، جس کی وجہ سے پوری ٹانگ پر پلاسٹر لگا یا ہوا ہے، وہ خود پانی تک نہیں جاسکتا، اگر اس پر غسل فرض ہو جائے تو اس کے غسل کے کیا احکامات ہوں گے؟ یہ یادرہے کہ پلاسٹر اتارنا نقصان دہ ہوگا، جس وجہ سے ٹانگ نہیں دھوسکتا، ٹانگ کے علاوہ بقیہ جسم پر پانی پہنچانا اسے نقصان دہ نہیں ہے۔

جواب

جس معذور پر غسل فرض ہوا اور وہ خود پانی تک نہیں جاسکتا اور پانی اسے نقصان نہیں کرتا، کل یا اکثر بدن پر پانی ڈال سکتا ہے تو اس کے حوالے سے تفصیل یہ ہے کہ:

اگر اس کے پاس کوئی ایسا ہے کہ جس پر اس کی خدمت کرنا لازم ہے جیسے نوکر، بیٹا، پوتا وغیرہ یا اس پر خدمت تو لازم نہیں، لیکن یہ اسے کہے گا، تو وہ اس کی مدد کردے گا، مفت کردے گا یا اجرت مثل پر (ایسے کام کی جتنی اجرت وہاں پر بنتی ہو، اتنے ہی پر) اور وہ یہ اجرت دینے پر قادر بھی ہو تو اسے تیمم کی اجازت نہیں ہے بلکہ وہ غسل کرے گا، تمام صحیح بدن دھوئے اور پلاسٹر پر اگر پانی بہانا نقصان نہ کرتا ہو تو اس پر بہائے اور اگر اس پر پانی بہانا نقصان کرتا ہو تو اس پر مسح کرے اور جب پلاستر اتر جائے تو ٹانگ کو دھونا نقصان نہ کرے تو ٹانگ کو دھوئے اور اگر نقصان کرے تو اس پر مسح کرے اور جب دھونے پر قادر ہو جائے تو اسے دھوے۔ اور پلاستر پر مسح کرنا بھی نقصان دہ ہو تو مسح معاف ہے اور پھر جتنے پر قادر ہوتا جائے، تو اوپر ذکر کردہ تفصیل کے مطابق ویسا کرتا جائے۔

ہاں اگر کوئی کام آنے والا نہیں یا کام آنے والا ہے اور اس پر اس کی خدمت بھی لازم نہیں لیکن وہ اجرت مانگتا ہے، اب یا تو وہ اجرت مثل سے بہت زائد مانگتا ہے یا اجرت مثل ہی مانگتا ہے لیکن یہ دینے پر قادر نہیں تو ایسی صورت میں اسے تیمم کی اجازت ہے اور جب غسل پر قادر ہوگا تو پھر ایسے تیمم سے ادا کی گئی نماز کا اعادہ بھی نہیں۔

بدائع الصنائع میں ہے "ولو کان مریضا لا یضرہ استعمال الماء لکنہ عاجز عن الاستعمال بنفسہ ولیس لہ خادم ولا مال یستأجر بہ أجیرا فیعینہ علی الوضوء أجزأہ التیمم" ترجمہ: اور اگر ایسا مریض ہو کہ جسے پانی کا استعمال نقصان نہیں دے گا لیکن وہ خود استعمال کرنے سے عاجز ہے اور اس کا کوئی خدمت گزار بھی نہیں اور نہ اتنا مال ہے کہ اس سے کسی کو اجیر بنائے جو وضو پر اس کی مدد کرے تو اسے تیمم کفایت کرے گا۔ (بدائع الصنائع، فصل فی شرائط رکن التیمم، ج 01، ص 171، مطبوعہ بیروت)

بحر الرائق میں ہے "لا يجد من يوضئه ولا يقدر بنفسه اتفاقا، وإن وجد خادما كعبده وولده وأجيره لا يجزيه التيمم اتفاقا كما نقله في المحيط، وإن وجد غير خادمه من لو استعان به أعانه ولو زوجته فظاهر المذهب أنه لا يتيمم "ترجمہ: ایسے کو نہیں پاتا جو اسے وضو کرائے اور نہ یہ خود کرنے پر قادر ہے تو بالاتفاق تیمم کرنا، جائز ہے اور اگر کسی خدمت کرنے والے کو پائے جیسے اپنا غلام، اولاد اور اپنا اجیر تو اسے بالاتفاق تیمم کفایت نہیں کرے گا جیسا کہ اسے محیط میں انہوں نے نقل کیا ہے، اور اگر اپنے خدمت گزار کے علاوہ ایسے کو پائے کہ اگر اس سے مدد مانگے گا تو وہ اس کی مدد کر دے گا اگرچہ اس کی زوجہ ہی ہو تو ظاہر مذہب یہ ہے کہ تیمم نہیں کرے گا۔ (البحر الرائق، شرائط التیمم، ج 01، ص 245، مطبوعہ کوئٹہ)

منحۃ الخالق میں ہے "لا يلزم الاستئجار حال وجود الماء إذا طلب أكثر من أجرة المثل اھ. "ترجمہ: پانی موجود ہونے کی حالت میں اس وقت اجیر بنانا لازم نہیں ہے جب وہ اجرت مثل سے زیادہ طلب کرے۔ (منحۃ الخالق مع البحر الرائق، شرائط التیمم، ج 01، ص 246، مطبوعہ کوئٹہ)

درمختار میں ہے "(تيمم لو) كان (أكثره)۔۔۔(مجروحا)۔۔(وبعكسه يغسل) الصحيح ويمسح الجريح "ترجمہ: تیمم کرے گا اگر اکثر حصہ زخمی ہو اور اگر اکثر صحیح ہو تو صحیح کو دھوئے گا اور زخمی پر مسح کرے گا۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "(قوله ويمسح الجريح) أي إن لم يضره وإلا عصبها بخرقة ومسح فوقها خانية وغيرها "ترجمہ: شارح نے جو کہا کہ زخمی حصے پر مسح کرے تو یہ حکم اس وقت ہے جبکہ اس حصے پر مسح کرنا نقصان نہ دیتا ہو ورنہ اس پر پٹی باندھ کر مسح کرے گا۔ یہ مسئلہ خانیہ وغیرہ میں ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطہارۃ، ج 01، ص 481، مطبوعہ کوئٹہ)

درمختار میں ہے "والحاصل لزوم غسل المحل ولو بماء حار، فإن ضر مسحه، فإن ضر مسحها، فإن ضر سقط أصلا. "ترجمہ: حاصل یہ ہے کہ زخم کی جگہ کو دھونا لازم ہے اگرچہ گرم پانی سے دھوئے۔ اگر دھونے سے ضرر ہو تو مسح کرے، اگر جائے زخم پر مسح سے بھی ضرر ہو تو پٹی پر مسح کرے، اور اگر اس سے بھی ضرر ہو تو معافی ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطہارۃ، ج 01، ص 517، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "اقول: جو پانی تک نہ جا سکتا ہو مثلاً لُنجھا یا اپاہج یا پاؤں کٹا ہوا یا مفلوج یا مریض یا نقیہ یا نہایت بوڑھا کہ چل نہیں سکتے یا اندھا جسے اٹکل نہیں یا رات کو شبکور یا کمر وغیرہ کے درد کے باعث چلنے سے معذور اس (۱) کے پاس اگر نوکر یا غلام یا بیٹا پوتا کوئی ایسا نہیں جس پر اس کی خدمت لازم ہو نہ ایسا کہ اس کے کہنے سے لا دے نہ اُجرت پر لانے والا یا (۲) اجیر ہے مگر یہ اُجرت پر قادر نہیں یا (۳) قادر ہے مگر مال دوسری جگہ اور وہ اُدھار پر راضی نہیں یا (۴) اُجرت مثل سے بہت زیادہ مانگتا ہے تیمم کرے اور اعادہ نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، ج 03، ص 479، 478، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں سوال ہوا"زید کی ران میں پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہے ڈاکٹر کہتا ہے پانی یہاں نقصان کرے گا مگر صرف اُسی جگہ مضر ہے اور بدن پر ڈال سکتا ہے اس حالت میں وضو یا غسل کے لیے تیمم درست ہے یا نہیں؟ اگر درست ہے تو تیمم غسل کا ویسا ہی ہے جیسا وضو کا؟ یا کیا حکم ہے؟"

اس کے جواب میں فرمایا: "صورتِ مسئولہ میں غسل یا وضو کسی کیلئے تیمم جائز نہیں وضو کیلئے نہ جائز ہونا تو ظاہر کہ ران کو وضو سے کوئی علاقہ نہیں اور غسل کیلئے یوں ناروا کہ اکثر بدن پر پانی ڈال سکتا ہے۔۔۔۔ اور اگر ہر طرح کا پانی مضر ہے یا گرم مضر تو نہ ہوگا مگر اسے اس پر قدرت نہیں تو ضرر کی جگہ بچا کر باقی بدن دھوئے اور اس موضع پر مسح کرلے اور اگر وہاں بھی مسح نقصان دے مگر دوا یا پٹی کے حائل سے پانی کی ایک دھار بہا دینی مضر نہ ہوگی تو وہاں اُس حائل ہی پر بہا دے باقی بدن بدستور دھوئے اور اگر حائل پر بھی پانی بہانا مضر ہو تو دوا یا پٹی پر مسح ہی کرلے اگر اس سے بھی مضرت ہو تو اُتنی جگہ خالی چھوڑ دے جب وہ ضرر دفع ہو تو جتنی بات پر قدرت ملتی جائے بجالاتا جائے مثلاً ابھی پٹی پر سے مسح بھی مضر تھا لہٰذا جگہ بالکل خشک بچادی چند روز بعد اتنا آرام ہوگیا کہ یہ مسح نقصان نہ دے گا تو فوراً پٹی پر مسح کرلے اسی قدر کافی ہوگا باقی بدن تو پہلے کا دھویا ہی ہوا ہے جب اتنا آرام ہوجائے کہ اب بندش پر سے پانی بہانا بھی ضرر نہ کرے گا فوراً اس پر پانی کی دھار ڈال دے صرف مسح پر جو پہلے کرچکا تھا قناعت نہ کرے جب اتنا آرام ہوجائے کہ اب خاص موضع کا مسح بھی ضرر نہ دے گا فوراً وہاں مسح کرلے پٹی کے غسل پر قانع نہ رہے جب اتنا آرام ہو کہ اب خود وہاں پانی بہانا مضر نہ ہوگا فوراً اُس بدن کو پانی سے دھولے غرض رخصت کے درجے بتادئے گئے ہیں جب تک کم درجہ کی رخصت میں کام نکلے اعلٰی درجہ کی اختیار نہ کرے اور جب کوئی نیچے کا درجہ قدرت میں آئے فوراً اُس تک تنزل کر آئے۔"(فتاوی رضویہ، ج 01، ب، ص 617، 618، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: محمد عرفان مدنی

مصدق: مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-11057

تاریخ اجراء: 17 جمادی الاولی 1443ھ/22 دسمبر 2021ء